ماہِ ذی الحجہ
کے فضائل اور مسنون اعمال

- ماہ ذی الحجہ کی اہمیت و حرمت
- عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل و اعمال
- یومِ عرفہ کے فضائل و اعمال
- ایامِ تشریق کے فضائل، اعمال اور مسائل

مرتب: مفتی محمد سلمان زاہد

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی و اُستاذ جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر

ناشر: جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر کراچی

نام کتاب	☜	ماہ ذی الحجہ کے فضائل واعمال
تالیف	☜	مفتی محمد سلمان زاہد
طبع اول	☜	جولائی 2021ء بمطابق ذیقعدہ ۱۴۴۲ھ
کمپوزنگ	☜	ابو محمد: 03333858577
ای میل	☜	salman.jduk@gmail.com
ناشر ومقامِ اشاعت	☜	جامعہ انوار العلوم شادباغ ملیر کراچی

ملنے کا پتہ

جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر

☎03333858577 – 03132020645

فہرست مضامین

پہلا باب: عشرہ ذی الحجہ کے فضائل و اعمال

دوسرا باب: یومِ عرفہ کے فضائل و اعمال

تیسرا باب: ایّامِ تشریق کے فضائل و اعمال

عرضِ مرتب

اللہ تعالیٰ نے جس طرح کائنات میں کچھ مقامات اور جگہوں کو زمین کے دوسرے مقامات اور جگہوں کے مقابلے میں فضیلت اور فوقیت عطاء کی ہے، جیسا کہ مساجد کو روئے زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے پسندیدہ حصہ کہا گیا، اِسی طرح سال کے کچھ مہینے، کچھ ایّام اور کچھ راتیں بھی ایسی مقرر فرمائی ہیں جن کی برکتیں دوسرے اوقات اور مہینوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہیں، چنانچہ رمضان المبارک کا مہینہ ہو یا سال کے وہ چار محترم اور عظمت کے حامل مہینے جن کو قرآن کریم میں "مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ" کے ذریعہ حرمت و عظمت کا اعزاز بخشا گیا، یا دنوں میں جمعہ اور عرفہ کے دن، یا راتوں میں شبِ قدر، شبِ عید، وغیرہ یہ سب وہ مبارک اوقات، مبارک دن اور مبارک مہینے ہیں جن کی برکتیں دوسرے اوقات کے مقابلے میں یقیناً زیادہ ہیں، ایسے اوقات کی حرمت و عظمت اور اُن کی برکات کا تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ اُن اوقات و ایّام کی زیادہ سے زیادہ قدر کی جائے جس کا طریقہ یہ ہے کہ اُن اوقات و ایّام میں اللہ اور اُس کے رسول کے بتائے ہوئے مسنون اعمال اور عبادات کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کیا جائے، اور ہر طرح کی نافرمانیوں سے اُن اوقات میں مکمل اجتناب کیا جائے۔

ذی الحجہ کا مہینہ بھی سال کے اُنہی مبارک مہینوں میں ہوتا ہے، چنانچہ قدیم زمانے سے بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی شریعتوں میں اِس مہینے کی عظمت و حرمت کو ملحوظ رکھا گیا ہے چنانچہ یہ سال کے اُن مبارک مہینوں میں شمار کیا گیا جنہیں ہر دور اور

ہر زمانے میں محترم اور عظمت کے حامل مہینے کہا جاتا تھا، اور لوگ اِس مہینے کی حرمت و عظمت کے پیشِ نظر اس مہینے میں جنگ و جدال اور قافلوں کی لوٹ مار سے گریز کیا کرتے تھے، اِسلام میں بھی اِسے یہی فوقیت اور فضیلت بخشی گئی، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اِس کا تذکرہ سال کے محترم مہینوں میں کیا، اور نبی کریم ﷺ نے بھی اِس کو حرمت و عظمت کو بیان کیا، چنانچہ ارشادِ نبوی ہے:

"وَأَعْظَمُهَا حُرْمَةً ذُو الْحِجَّةِ" مہینوں میں حرمت کے اعتبار سے سب سے عظیم مہینہ "ذی الحجہ" کا مہینہ ہے۔ (شعب الایمان:3479)

نیز آپ ﷺ نے اپنے اقوال و افعال کے ذریعہ اِس مہینے میں کیے جانے والے اعمال کو بیان کیا جنہیں اس مہینے کے مسنون اعمال کہا جاتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب "ماہِ ذی الحجہ کے فضائل اور مسنون اعمال" میں اِس مہینے کے فضائل و برکات اور اُس کے مسنون اعمال کو قرآن و سنّت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے، جسے پڑھ کر عمل کرنے سے اِن شاء اللہ ہم اِس مہینے کی برکات کو بہت آسانی سے حاصل کرسکتے ہیں۔ آسانی کیلئے کتاب کو تین بابوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

(1) عشرہ ذی الحجہ کے فضائل و اعمال۔ (3) یومِ عرفہ کے فضائل و اعمال۔

(3) ایّامِ تشریق کے فضائل و اعمال۔

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ یہ قبول ہو کر خلقِ خدا کیلئے نفع مند اور میرے لئے باعثِ نجات بنے۔ آمین بجاہِ سیّد الأنبیاء و المُرسَلین۔

خاکسار: بندہ محمد سلمان زاہد

خادم طلباء جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر

29 ذیقعدہ ۱۴۴۲ھ، 10 جولائی 2021ء

ماہِ ذی الحجہ کی اہمیت و عظمت

ماہ ذی الحجہ اِسلامی سال کا بارہواں مہینہ ہے، اور یہ سال کے اُن چار مہینوں میں سے ہے جس کی حرمت و عظمت کو خود خلاّقِ عالَم نے قرآن کریم میں بیان کیا ہے، چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے۔ جو اللہ کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) کے مطابق اس دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ (آسان ترجمہ قرآن)

سال کے وہ چار محترم مہینے یہ ہیں:

(1) ذیقعدہ۔ (2) ذی الحجہ۔ (3) محرّم۔ (4) رجب۔

صرف اِسلام ہی نہیں بلکہ عہد قدیم سے تمام انبیاء سابقین کی شریعتوں میں سال کے بارہ مہینوں میں یہ چار مہینے بڑے متبرک اور ادب واحترام کے مہینے سمجھے جاتے تھے۔ ذی الحجہ کا مہینہ چونکہ محترم اور متبرک ہے اس لئے اس میں عبادت کا اجر و ثواب بھی زیادہ ہے۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ ان چار مہینوں میں ہر عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے، اور ان میں کوئی گناہ کرے تو اس کا وبال اور عذاب بھی زیادہ ہے۔ (معارف القرآن 4/370)

حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ آگے چل کر مزید لکھتے ہیں:

ان کو حرمت والا دو معنی کے اعتبار سے کہا گیا ہے:

ایک تو اس لئے کہ ان میں قتل و قتال حرام ہے، دوسرے اس لئے کہ یہ مہینے متبرک اور واجب الاحترام ہیں، ان میں عبادات کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ ان میں پہلا حکم تو شریعتِ اسلام میں منسوخ ہو گیا مگر دوسرا حکم احترام و ادب اور ان میں عبادت گذاری کا اہتمام اسلام میں اب بھی باقی ہے۔(معارف القرآن 4/372)

اس سے معلوم ہوا کہ حرمت والے مہینوں میں قتال کی مُمانعت کا حکم اگرچہ ختم ہو چکا ہے، لیکن اُن کی حرمت و عظمت اِسلام میں اب بھی باقی ہے، اور اِسی حرمت کا یہ تقاضا ہے کہ اِن مہینوں میں عبادات اور اجر و ثواب کے کام زیادہ سے زیادہ کیے جائیں، اور گناہوں اور نافرمانیوں کے کاموں سے خوب اجتناب کیا جائے، کیونکہ اِن مہینوں میں عبادات کا اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے اور گناہوں کی قباحت اور اُس کی سزا و عقاب میں بھی اِضافہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہی بات تفسیر قرطبی میں بھی ذکر کی گئی ہے:

"فَيُضَاعَفُ فِيهِ الْعِقَابُ بِالْعَمَلِ السَّيِّئِ كَمَا يُضَاعَفُ الثَّوَابُ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ" یعنی ان مہینوں میں بُرے عمل کی سزا بھی بڑھ جاتی ہے جیسا کہ نیک اعمال کا ثواب بھی بڑھ جاتا ہے۔(قرطبی:8/134، دار الکتب المصریہ)

لٰہذا ماہِ ذی الحجہ کی حرمت و عظمت اور اس کی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ عبادت اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

پھر اِس مہینے کی عظمت و حرمت اس لئے بھی سال کے دوسرے مہینوں سے اور زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ اِس ماہ میں حج جیسے عظیم فریضے کی ادائیگی کی جاتی ہے، قربانی جیسا عظیم اور بابرکت عمل کیا جاتا ہے، عرفہ جیسا کہ افضل ترین دن اس کے اندر موجود ہے، اور اس کے ابتدائی دس دن کا تو کیا کہنا! کہ خود قرآن کریم میں اس عشرہ کی راتوں کی قسم کھائی ہے، احادیثِ طیّبہ میں ان راتوں کو شبِ قدر کے برابر اور ان کے دنوں میں ایک ایک روزہ کو ایک ایک سال روزہ رکھنے کے برابر قرار دیا گیا ہے، رمضان المبارک کے بعد ان ایّام میں عبادت کے اعمال کو سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

☆—☆—☆

پہلا باب:

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل واعمال

...........☆..............☆..............☆...........

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل:

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"سَيِّدُ الشُّهُورِ شَهْرُ رَمَضَانَ وَأَعْظَمُهَا حُرْمَةً ذُو الْحِجَّةِ"

تمام مہینوں کا سردار رمضان کا مہینہ ہے اور اُن میں حرمت کے اعتبار سے سب سے عظیم "ذی الحجہ" کا مہینہ ہے۔(شعب الایمان:3479)

اِس سے معلوم ہوا کہ ذی الحجہ کا مہینہ ایک عظیم اور بابرکت مہینہ ہے، بالخصوص اس کے ابتدائی دس دن جس کو "عشرہ ذی الحجہ" کہا جاتا ہے، یہ اور بھی زیادہ بابرکت ایّام ہیں، قرآن وحدیث میں اِن دس دنوں کے مندرجہ ذیل بڑے فضائل ملتے ہیں:

(1)اللہ تعالیٰ عشرہ ذی الحجہ کی دس راتوں کی قسم کھانا۔

(2)سب سے افضل اور عظمت والے ایّام ہونا۔

(3)اس عشرہ میں کیے جانے والے اعمال کا سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہونا۔

(4)ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہونا۔

(5)ہر شب کی عبادت کا شبِ قدر کی عبادت کے برابر ہونا۔

اب ذیل میں اِن مذکورہ بالا فضائل کو بالترتیب ملاحظہ فرمائیں:

❶ پہلی فضیلت: ذی الحجہ کی دس راتوں کی قسم:

اللہ تعالیٰ نے اِن دس دنوں میں آنے والی راتوں کی قسم کھائی ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾ ترجمہ قسم ہے دس راتوں کی۔(الفجر:2)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:"اللَّيَالِي الَّتِي أَقْسَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ الْعَشْرُ الْأُوَلُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ"ترجمہ: دس راتیں جن کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے اُن ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔(شعب الایمان:3470)

❷ دوسری فضیلت: سب سے افضل اور عظمت والے ایّام:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

"مَا مِنْ أَيَّامٍ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ وَلَا الْعَمَلُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ" اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی دن اِن دس دنوں سے زیادہ افضل نہیں ہیں اور ان میں کیے جانے والے اعمال سے زیادہ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسندیدہ نہیں ہے۔(شعب الایمان:3481)

ایک اور روایت میں "مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ" کے الفاظ وارِد ہوئے ہیں: یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی دن اِن دس دنوں سے زیادہ عظیم (یعنی عظمت والے) نہیں ہیں۔(مسند احمد:5446)

❸ تیسری فضیلت: عشرہ ذی الحجہ کے اعمال کا سب سے زیادہ محبوب ہونا:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ“کوئی دن ایسے نہیں جن میں کیے جانے والے اعمالِ صالحہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذی الحجہ کے دس ایام سے زیادہ محبوب ہوں۔(ابوداؤد:2438)

4 چوتھی فضیلت: ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ“

ذی الحجہ کے دس دنوں میں (ابتدائی نو دنوں میں سے) ہر دن کے روزے کا ثواب ایک سال کے روزے کے برابر ہے۔(ترمذی:758)

5 پانچویں فضیلت: ہر رات کی عبادت کا ثواب شبِ قدر کے برابر ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ“ذی الحجہ کے دن دنوں میں ہر رات کے قیام (عبادت) کا ثواب لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے۔(ترمذی:758)

عشرۂ ذی الحجہ افضل ہے یا رمضان کا آخری عشرہ؟

عشرہ ذی الحجہ کی اہمیت و افضلیت کا یہ عالَم ہے کہ اہلِ علم کے درمیان اِس مسئلہ پر بحث ہوئی ہے کہ عشرۂ ذی الحجہ زیادہ افضل ہے یا رمضان کا آخری عشرہ۔

اس بارے میں علماء کی تین آراء ہیں:

(1) عشرۂ ذی الحجہ افضل ہے۔

(2) رمضان کا عشرۂ اخیرہ افضل ہے۔اِس لئے کہ اس میں روزے اور شبِ قدر ہے۔

(3) عشرۂ ذی الحجہ کے دن افضل ہیں اور عشرۂ رمضان کی راتیں افضل ہیں۔

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عشرۂ ذی الحجہ کے دن اس لئے افضل ہیں کیونکہ اس میں عرفہ کا دن آتا ہے جو سال کے تمام ایام کا سردار ہے اور رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ کی راتیں اس لئے افضل ہیں کیونکہ اس میں شبِ قدر جیسی عظیم رات ہے جو سال کی تمام راتوں کی سردار ہے۔(مرقاۃ المفاتیح:3/1082)

عشرہ ذی الحجہ کے اعمال:

عشرہ ذی الحجہ کے مذکورہ بالا فضائل کو حاصل کرنے کا آسان سا طریقہ یہ ہے کہ اِن دنوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے اور سنّت کے مطابق گزارا جائے ، جس کیلئے ضروری ہے کہ اُن مسنون اعمال اور عبادات کا اہتمام کیا جائے جن کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِن دنوں میں کرنا اور اس کی ترغیب دینا ثابت ہے۔

ذیل میں ایسے مسنون اعمال اور عبادات ذکر کی جارہی ہیں جن کو عمل میں لاکر ہم اِن دنوں کو قیمتی اور اہم بناسکتے ہیں۔

1 پہلا عمل: ناخن اور بال کاٹنے سے احتراز:

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتی ہیں:

"إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ" جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو اُسے (قربانی کرنے تک)اپنے بال اور ناخن کاٹنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔(صحیح مسلم:1977)

ایک اور روایت میں ہے: "مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ، وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ"

جس کو جانور ذبح کرنا ہو تو وہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد اپنے بال اور ناخن کو قربانی ہونے تک نہ کاٹے۔(صحیح مسلم:1977)

فائدہ: یہ ناخن اور بال نہ کاٹنے کا استحباب اُن لوگوں کے لئے ہے جن کا قربانی کا ارداہ ہو، خواہ واجب قربانی کا ارادہ ہو یا نفلی کا، نیز یہ حکم اُس وقت ہے جبکہ بال اور ناخن کاٹے ہوئے چالیس دن پورے نہ ہوتے ہوں، ورنہ بال اور ناخن کاٹنا ضروری ہے اور نہ کاٹنا حرام ہے۔(احسن الفتاوی:7/497)(رد المحتار:2/181)

بال اور ناخن نہ کاٹنے کی حکمت:

(1) حجاجِ بیت اللہ کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا، کیونکہ وہ بھی بحالتِ احرام یہ کام نہیں کرتے۔

(2) قربانی کا جانور دراصل قربانی کرنے والے کی طرف سے اُس کی جان کا فدیہ اور بدل ہوتا ہے، پس ناخن وغیرہ کاٹنے سے اِس لئے روکا گیا تاکہ قربانی کا جانور اپنے تمام تر اجزاء کے ساتھ فدیہ بن جائے۔(مرقاۃ المفاتیح:3/1081)(تکملہ فتح الملہم:3/586)

2 دوسرا عمل: عبادت کی کثرت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: وَلَا

الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ" کوئی دن ایسے نہیں جن میں کیے جانے والے اعمالِ صالحہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذی الحجہ کے دس ایام سے زیادہ محبوب ہوں، لوگوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! کیا اللہ کے راستے میں جہاد بھی اِن اعمالِ صالحہ کے برابر نہیں؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ہاں! اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بھی ان کے برابر نہیں، ہاں مگر وہ شخص جو اللہ کے راستے میں اپنی جان و مال لے کر نکلا ہو اور کچھ بھی واپس لے کر نہ آئے (یعنی شہید ہو جائے)۔(ابوداؤد:2438)

ایک روایت میں ہے: "وَالْعَمَلُ فِيهِنَّ يُضَاعَفُ سَبْعمِائَةِ ضِعْفٍ" اِن دس دنوں میں کیے جانے عمل کا بدلہ سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔(شعب الایمان:3481)

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بنی مخزوم کے ایک قریشی شخص نے مجھ سے یہ حدیث مرفوعاً نقل کی ہے: "اِنَّ الْعَمَلَ فِي الْيَوْمِ مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ كَقَدْرِ غَزْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ" اِن ایام میں کیے جانے والے اعمال قدر و منزلت میں ایسے ہیں جیسے اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔(شعب الایمان:3477)

③ تیسرا عمل: روزوں کا اہتمام:

ذی الحجہ کے ابتدائی ایّام میں نبی کریم ﷺ کا معمول روزے رکھنے کا تھا، چنانچہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن فرماتی ہیں:

"كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ"

نبی کریم ﷺ ذی الحجہ کے نو دن روزہ رکھا کرتے تھے۔(ابوداؤد:2437)

اور عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنے کی فضیلت پر روایت پہلے بھی گزر چکی ہے کہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں (ابتدائی نو دنوں میں سے) ہر دن کے روزے کا ثواب ایک سال کے روزے کے برابر ہے۔(ترمذی:758)

لہٰذا ہر مسلمان کو اپنی حیثیت کے مطابق اِن دنوں کو قیمتی بناتے ہوئے اِن میں روزے رکھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے، سارے نہ بھی ہو سکیں کچھ نہ کچھ تو رکھنا ہی چاہیئے تاکہ بالکل محرومی نہ رہے اور نبی کریم ﷺ کی سنّت پر کسی بھی درجہ میں عمل ہو سکے۔

4 چوتھا عمل: عرفہ کے روزے کا خصوصی اہتمام:

عشرہ ذی الحجہ میں ایک دن "عرفہ" یعنی 9 ذی الحجہ کا مبارک دن ہے جس میں روزے کا ثواب اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ"

مجھے اللہ تعالی سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے (صغیرہ) گناہوں کو مٹادے گا۔(ترمذی:749)

5 پانچواں عمل: تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کی کثرت:

تسبیح سے مراد اللہ تعالی کی پاکی، تحمید سے مراد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، تہلیل سے مراد کلمہ طیبہ کا پڑھنا اور تکبیر سے مراد اللہ تعالی کی بڑائی بیان کرنا ہے۔ عشرہ ذی الحجہ میں اِن چاروں چیزوں یعنی تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کی کثرت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

ذیل میں اس سلسلے کی روایات ملاحظہ فرمائیں:

صحابیِ رسول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ"

اِن دس دنوں میں تہلیل، تحمید، تکبیر اور تسبیح کی کثرت کیا کرو۔(شعب الایمان:3473)

بخاری شریف میں تعلیقًا نقل کیا گیا ہے:

"وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ:يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي أَيَّامِ العَشْرِ يُكَبِّرَانِ، وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا"۔

حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما ذی الحجہ کے دس دنوں میں بازار جا کر (لوگوں کو تکبیر کی طرف توجہ دلانے کے لئے) تکبیر کہا کرتے تھے اور لوگ اُن کی تکبیر سن کر تکبیر کہا کرتے تھے۔(بخاری: باب فضل العمل فی ایام التشریق)

اور یہ تمام چیزیں یعنی تہلیل، تحمید، تکبیر اور تسبیح تیسرے کلمہ میں موجود ہیں، چنانچہ اِن دس دنوں میں چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے تیسرا کلمہ، چوتھا کلمہ اور تکبیر تشریق وغیرہ کی کثرت کر کے اِس عمل کو بآسانی اختیار کیا جاسکتا ہے۔اور اگر اِن مبارک دنوں میں روزانہ دن یا رات میں کسی بھی وقت "صلاۃ التسبیح" پڑھ لی جائے تو اس عظیم نماز کا اجر و ثواب اور اُس کے فوائد الگ ملیں گے اور تیسرے کلمہ کا تین سو مرتبہ وِرد کرنے کا الگ فائدہ حاصل ہو گا۔

6 چھٹا عمل: شب بیداری:

عشرہ ذی الحجہ کی مبارک راتیں جن کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر قسم کھائی ہے، بڑی ہی بابرکت راتیں ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن مبارک راتوں کو شبِ قدر کے برابر

قرار دیا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے: ذی الحجہ کے دن دنوں میں ہر رات کے قیام (عبادت) کا ثواب لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے۔

لہٰذا اِن راتوں کو غفلت اور کوتاہی کا شکار ہو کر گزارنا بڑی نادانی اور خسارے کا سودا ہے اِس میں زیادہ سے زیادہ عبادت کا اہتمام کرنا چاہیئے خصوصاً عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے کا اہتمام تو لازمی کرنا چاہیئے تا کہ حدیث کے مطابق رات بھر کی عبادت کا ثواب مل سکے۔

7 ساتواں عمل: شبِ عید کا خصوصی اہتمام:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد منقول ہے:

”مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ“ جس نے عیدین (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے عبادت کی اُس کا دل اُس (قیامت کے) دن مُردہ نہ ہو گا جس دن سب کے دل مردہ ہو جائیں گے۔(ابن ماجہ:1782)

☆—☆—☆

دوسرا باب

یومِ عرفہ کے فضائل و اعمال

...........☆..............☆..............☆...........

ذی الحجہ کے مبارک مہینے میں اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم اور بابرکت دن "عرفہ" یعنی نو ذی الحجہ کا دن بھی رکھا ہے جسے تمام دنوں کا سردار ہونے کا شرَف حاصل ہے، قرآن و حدیث میں اِس مبارک دن کے بڑی کثرت سے فضائل منقول ہیں اور احادیثِ طیّبہ میں اللہ کے نبی سرورِ کونَین ﷺ نے اِس دن میں کرنے کے کیلئے کچھ مسنون اعمال بھی ذکر کیے ہیں، ذیل میں اُن فضائل اور اعمال کو ملاحظہ کیجئے:

یومِ عرفہ کے فضائل:

1 پہلی فضیلت: یومِ عرفہ ایک عظمت والا دن ہے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عرفہ کے دن کی قسم کھائی ہے، چنانچہ سورۃ الفجر کی ابتدائی آیات میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

﴿وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ﴾

قسم ہے فجر کے وقت کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی۔

فائدہ:

مذکورہ آیات میں جفت سے مراد دس ذو الحجہ کا دن ہے جو کہ جفت ہے، اور طاق سے مراد عرفہ کا دن ہے جو کہ طاق ہے اور نو ذی الحجہ کو آتا ہے۔ ان ایّام کی قسم کھانے سے ان کی اہمیت اور فضیلت کی طرف اِشارہ ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اسی طرح سورۃ البروج کی ابتدائی آیات میں بھی عرفہ کے دن کی قسم کھائی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ﴾

قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی اور اُس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور حاضر ہونے والے کی اور اُس کی جس کے پاس لوگ حاضر ہوں۔

فائدہ: اِن آیات میں "شاہد" اور "مشہود" کی ایک تفسیر کے مطابق "شاہد" سے مراد جمعہ کا دن ہے اور "مشہود" سے مراد عرفہ کا دن ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

② دوسری فضیلت: یومِ عرفہ ایک محترم اور حرمت والا دن ہے:

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن حجۃ الوداع کے موقع پر جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا: "أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟" یہ کون سا دن ہے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: "يَوْمُ عَرَفَةَ الْيَوْمُ الْحَرَامُ" یہ عرفہ کا محترم اور حرمت والا دن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت کیا: "فَأَيُّ شَهْرٍ؟" یہ کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: حرمت والا محترم مہینہ (ذی الحجہ) ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت کیا: "فَأَيُّ بَلَدٍ؟" یہ کون سا شہر ہے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: "الْبَلَدُ الْحَرَامُ" حرمت والا محترم شہر (مکہ مکرمہ) ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"فَإِنَّ أَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، وَدِمَاءَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَيَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا"

بیشک تمہارے مال، تمہاری عزتیں اور تمہاری جانیں ایک دوسرے پر اِسی طرح محترم ہیں جیسے تمہارا وہ دن، تمہارا یہ مہینہ اور تمہارا یہ شہر محترم ہے۔(طبرانی کبیر:7632)

3 تیسری فضیلت: عرفہ کا دن دینِ اِسلام کی تکمیل کا دن ہے:

ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین آپ لوگ ایک آیت قرآن مجید میں پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بناتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے وہ کون سی آیت ہے؟اس نے کہا:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ“ مجھے اس دن اور جگہ کا بھی علم ہے، جب یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ جمعہ کا دن تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں تھے۔(ترمذی:3043)

4 چوتھی فضیلت: عرفہ کا دن عید کا دن ہے:

اگرچہ عید الاضحیٰ دس ذی الحجہ کو ہوتی ہے لیکن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نو ذی الحجہ بھی مسلمانوں کیلئے عید کے دن کی طرح خوشی اور مسرّت کا دن ہوتا ہے، چنانچہ حضرت عمار بن ابی عمار فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿الیَوْمَ

﴿أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ کی آیت تلاوت فرمائی، اُن کے قریب ہی بیٹھے ہوئے ایک یہودی نے کہا: اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نازل ہونے کے دن کو عید کا دن بنالیتے، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: ”فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ“ یہ آیت دو عید والے دن یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی تھی۔ (ترمذی:3044)

حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ، عِيدُنَا أَهْلَ الإِسْلَامِ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ“ عرفہ (یعنی نو ذی الحجہ)، یوم النحر (یعنی دس ذی الحجہ) اور ایّام التشریق (یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ) یہ سب ہم مسلمانوں کے عید کے ایّام ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ (ترمذی:773)

تنبیہ: واضح رہے کہ مسلمانوں کیلئے مذہبی تہوار یعنی عید کے صرف دو ہی دن ہیں، عرفہ کو عید کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اِس دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول، مغفرت و بخشش کی بارش، اِنعامات کی کثرت اور جہنم سے بکثرت لوگوں کی گردنوں کے آزاد ہونے اور دینِ اِسلام کی تکمیل ہونے کی وجہ سے یہ یقیناً خوشی کا دن ہے۔

5 پانچویں فضیلت: عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے:

حضرت ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ“

مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے (صغیرہ) گناہوں کو مٹادے گا۔(ترمذی:749)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَتَيْنِ“

جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اُس کے مسلسل دو سال کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔(طبرانی کبیر:5923)

6 چھٹی فضیلت: عرفہ کا روزہ ایک ہزار دن روزہ رکھنے کے برابر ہے:

سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِرشاد فرمایا کرتے تھے: ”صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ“ عرفہ کے دن کا روزہ ایک ہزار دن روزہ رکھنے کے برابر ہے۔(شعب الایمان:3484)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”مَا مِنْ يَوْمٍ مِنَ السَّنَةِ أَصُومُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ“

سال کا کوئی دن ایسا نہیں جس میں مجھے عرفہ کے دن سے زیادہ روزہ رکھنا محبوب اور پسندیدہ ہو۔(شعب الایمان:3484)

7 ساتویں فضیلت: سب سے زیادہ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے:

”مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمِ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟“

کوئی دن ایسا نہیں جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ بندوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہوں (یعنی سب سے زیادہ عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کی گردنیں جہنم سے آزاد کرتے ہیں) اور بیشک اللہ تعالیٰ بندوں کے قریب آتے ہیں پھر بندوں کے بارے میں فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بندے کیا چاہتے ہیں؟ (مسلم:1348)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

"فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ" کوئی دن ایسا نہیں جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہوں۔ (مشکوۃ المصابیح:2601)

❽ آٹھویں فضیلت: عرفہ کی دن کی مانگی جانے والی دُعاء بہترین دُعاء:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

"خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ" سب سے بہترین دعاء عرفہ کے دن کی دُعاء ہے اُس کے بعد آپ ﷺ نے ایک بہترین کلمہ کی تلقین فرمائی جسے آپ ﷺ نے اپنے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بہترین کلمات قرار دیا، چنانچہ فرمایا:

اور بہترین وہ کلمات جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہے وہ یہ ہیں:

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے تمام بادشاہت ہے اور اُسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ (ترمذی:3585)

9 نویں فضیلت: عرفہ سے زیادہ کسی دن شیطان ذلیل نہیں ہوتا:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَا رُؤِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ، وَلاَ أَدْحَرُ، وَلاَ أَحْقَرُ، وَلاَ أَغْيَظُ مِنْهُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرَى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ، وَتَجَاوُزِ اللهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ، إِلَّا مَا رُأِىَ من يَوْمَ بَدْرٍ، فَقِيلَ: وَمَا رَأَى مِن يَوْمَ بَدْرٍ؟ فقَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَزَعُ الْمَلاَئِكَةَ“

عرفہ کے دن کے مقابلے میں کوئی دن ایسا نہیں جس میں شیطان اتنا زیادہ ذلیل، دھتکارا ہوا، حقیر، اور غصے سے بھرا ہوا نظر آئے، کیونکہ وہ عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول، اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی دیکھتا ہے، ہاں! صرف غزوہ بدر کے دن نظر آیا تھا اِس لئے کہ اُس نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا کہ وہ ملائکہ کو (کفار کے مقابلے میں) تقسیم کر رہے تھے۔(مؤطا مالک:1461)

10 دسویں فضیلت: عرفہ کا دن رحمتِ الٰہی اور مغفرتِ الٰہی کا دن ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ:انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةُ، قَالَ: يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ

غَفَرْتُ لَهُمْ" عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے (یعنی رحمت کے ساتھ قریب ہوتا ہے) اور پھر فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ذرا میرے بندوں کی طرف تو دیکھو، یہ میرے پاس پراگندہ بال، گرد آلود اور لبیک و ذکر کے ساتھ آوازیں بلند کرتے ہوئے دور دور سے آئے ہیں، میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا، (یہ سن کر) فرشتے کہتے ہیں کہ پروردگار ان میں فلاں شخص وہ بھی ہے جس کی طرف گناہ کی نسبت کی جاتی ہے اور فلاں شخص اور فلاں عورت بھی ہے (جو گناہ گار ہیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے انہیں بھی بخش دیا۔ (مشکوۃ المصابیح:2601)

⓫ گیارہویں فضیلت: عرفہ کا دن عہدِ الست کا دن ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی ذریت سے عرفہ کے دن میثاق لیا اور آدم علیہ السلام کی پشت سے ساری ذریت نکال کر ذرّوں کی مانند اپنے سامنے پھیلا دی اور ان سے آمنے سامنے بات کرتے ہوئے فرمایا:

﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ﴾

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم سب گواہ بنتے ہیں، تاکہ تم لوگ قیامت کے روز یوں نہ کہو کہ تم تو اس محض بے خبر تھے، یا یوں کہو کہ پہلے

پہلے شرک تو ہمارے بڑوں نے کیا اور ہم تو ان کے بعد ان کی نسل میں ہوئے، تو کیا ان غلط راہ والوں کے فعل پر تو ہم کو ہلاکت میں ڈال دے گا؟۔(مسند احمد:2455)

یومِ عرفہ کے اعمال:

عرفہ کے دن کے مذکورہ فضائل وبرکات اور اس کے عظیم اجر وثواب کو حاصل کرنے کیلئے احادیثِ طیّبہ میں ذکر کردہ مسنون اعمال اور عبادات کا اہتمام کرنا چاہیئے، ذیل میں اُن اعمال کی تفصیل ذکر کی جارہی ہے:

❶ پہلا عمل: غسل کرنا:

حدیث میں آتا ہے، حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ النَّحْرِ“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن، عرفہ کے دن، عید الفطر کے دن اور یوم النحر (یعنی عید الاضحیٰ کے دن) غسل فرمایا کرتے تھے۔(مسند احمد:16720)

❷ دوسرا عمل: روزہ رکھنا:

عرفہ کے دن کا ایک اہم عمل یہ ہے کہ اس دن روزہ رکھنے کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کرنا چاہیئے، اِس دن روزہ رکھنے کی فضیلت ماقبل میں گزرچکی ہے کہ اس دن کا روزہ دوسال کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے، نیز اِس دن روزہ رکھنا ایک ہزار دن روزہ رکھنے کے برابر ہے۔(ترمذی:749)(شعب الایمان:3484)

3 تیسرا عمل: دُعاء کی کثرت کرنا:

عرفہ کے دن دُعاؤں کی کثرت کرنی چاہیئے، چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے زیادہ سے زیادہ دُعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیئے، کیونکہ اِس دن کی دُعاء کو حدیث میں سب سے بہترین دُعاء کہا گیا ہے، چنانچہ روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ" سب سے بہترین دعاء عرفہ کے دن کی دُعاء ہے۔(ترمذی:3585)

پس اِس دن زیادہ سے زیادہ دُعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی تمام حاجات و ضروریات کا سوال کرنا چاہیئے، یہی وجہ ہے کہ حجاج کرام بھی اِس دن کو میدانِ عرفات میں اللہ کے حضور دُعاء اور آہ وزاری میں گزارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ مبارک دن میدانِ عرفات میں بار بار حج مبرور کے ساتھ عطاء فرمائے۔

4 چوتھا عمل: چوتھے کلمہ کی کثرت کرنا:

عرفہ کے دن چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھے ہر حال میں چوتھے کلمہ کی خوب کثرت کرنی چاہیئے، حدیث میں آتا ہے: "كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کی دُعاء کے اکثر کلمات یہ ہوتے تھے:

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی

شریک نہیں، اُسی کیلئے تمام بادشاہت ہے اور اُسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔(مسند احمد:6961)

5 پانچواں عمل: گناہوں سے بچنا:

کسی بھی محترم اور مبارک دن، رات، جگہ یا مہینے میں اِس بات کا خوب اہتمام کرنا چاہیئے کہ اُس میں کوئی گناہ اور اللہ کی نافرمانی کا فعل سرزد نہ ہو، کیونکہ جس طرح اُس مبارک دن، رات، جگہ یا مہینے میں نیکیوں کا اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے اِسی طرح اُن میں گناہ اور نافرمانی کرنے کا وبال بھی بڑھ جاتا ہے ، یہی وجہ ہے کہ عام دنوں کے گناہ کے مقابلے میں رمضان کا گناہ زیادہ شدید ہے، عام راتوں کے مقابلے میں شبِ قدر کا گناہ زیادہ بُرا اور قبیح ہے، عام جگہ کے مقابلے میں مسجد کے اندر گناہ کرنا زیادہ بڑا گناہ سمجھا جاتا ہے ، پس اِسی ضابطہ کے مطابق عرفہ کا دن بھی چونکہ ایک مبارک ، محترم اور عظمت والا دن ہے، اِس دن بھی اگر گناہ سے نہ بچا جائے اور اللہ کی نافرمانی کو ترک نہ کیا جائے تو یہ بڑی خطرناک بات ثابت ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

”مَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ وَسَمْعَهُ وَبَصَرُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى عَرَفَةَ“ جس نے عرفہ کے دن اپنی زبان، کان اور آنکھوں کی حفاظت کی اُس کی عرفہ سے لیکر عرفہ تک (یعنی ایک سال تک) کے گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔(شعب الایمان:3490)

6 چھٹا عمل: تکبیرِ تشریق پڑھنا:

عرفہ کے دن کی فجر کی نماز سے ایک عمل "تکبیرِ تشریق" کا شروع ہوتا ہے، یعنی عرفہ کے دن 9 ذی الحجہ کی فجر سے لے کر 13 ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق پڑھی جائے گی۔(شامیہ:2/180) طریقہ اس کا یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے جائیں گے:

"اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اور اُسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں۔(الدر المختار:2/178)

حضرت علی اور عمار رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً منقول ہے:

"وَكَانَ يُكَبِّرُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، وَيَقْطَعُهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن فجر کی نماز سے تکبیر کہنا شروع فرماتے تھے اور ایام تشریق (یعنی تیرہ ذی الحجہ) کے آخری دن عصر کی نماز تک تکبیر کہہ کر بند کر دیا کرتے تھے۔(مستدرک حاکم:1111)

حاجیوں کیلئے عرفہ کے دن کا ایک خاص عمل:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

جو مسلمان بھی عرفہ کے دن زوال کے بعد وقوفِ عرفہ میں قبلہ رُخ ہو کر

(1)— **"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"** سو مرتبہ

(2)—سورۃ الاِخلاص سو مرتبہ

(3)—"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ" سو مرتبہ۔

پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اے میرے فرشتو! میرے اِس بندے کی جزاء کیا ہے جس نے میری تسبیح، تہلیل، تکبیر اور تعظیم بیان کی، مجھے پہچانا، میری ثناء بیان کی اور میرے نبی پر دُرود بھیجا، تم لوگ گواہ رہو، بیشک میں نے اِس کی مغفرت کردی اور اس کی ذات کے حق میں اس کی سفارش قبول کرلی، اگر میرا یہ بندہ مجھ سے تمام وقوف کرنے والوں کے حق میں سفارش کرے تب بھی میں اس کی سفارش قبول کرلوں گا۔(شعب الایمان:3780)

عرفہ کے دن کی دُعائیں:

عرفہ کا دن چونکہ دعاؤں کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے، جیسا کہ ما قبل حدیث میں گزر چکا ہے کہ اس دن کی دعاء کو سب سے بہترین دعاء کہا گیا ہے، پس اِسی لئے اِس دُعاؤں کا خوب اہتمام کرنا چاہیئے، اور دعاؤں میں کوئی بھی دعاء مانگی جاسکتی ہے، حضرت حکیم الاُمّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتب کردہ "مناجاتِ مقبول" کے نام سے دعاؤں کا ایک بہترین مجموعہ ہے جس میں قرآن و حدیث کی بہترین اور انتہائی جامع دُعاؤں کو جمع کیا گیا ہے، اُسے پڑھ لیا جائے، یا اور کوئی بھی دُعاء مانگی جاسکتی ہے۔

ذیل میں کچھ اہم دُعائیں ذکر کی جارہی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں اور عرفہ کے دن اِن دُعاؤں کا مانگنا ثابت ہے، ذیل میں ایسی دُعاؤں کی تفصیل ذکر کی جارہی ہے:

❶ پہلی دُعاء: "اَللّٰهُمَّ لَكَ الحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ"

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرفہ کے دن وقوف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دُعاء یہ ہوتی تھی: "اَللّٰهُمَّ لَكَ الحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ، اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي، وَإِلَيْكَ مَآبِي، وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الأَمْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ"

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں جیسا کہ تونے خود (اپنی تعریف میں) کہا ہے اور ہماری ذکر کردہ تعریف سے زیادہ بہتر تعریف۔ اے اللہ! میری نماز، میری عبادت، میرا جینا، مرنا تیرے لئے ہی ہے اور تیری ہی جانب میرا رجوع ہے اور اے میرے ربّ! جو کچھ میں چھوڑ جاؤں گا وہ سب تیرا ہی ہے۔ اے اللہ! میں قبر کے عذاب، دل کے وسوسوں اور بکھرے ہوئے کاموں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اُس چیز کے شر سے جو ہوا لے کر آتی ہے۔ (ترمذی:3520)

❷ دوسری دُعاء: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں کہ عرفہ کے دن میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی کثرت سے مانگی جانے والی دُعاء یہ ہے:

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي قَلْبِي نُورًا، اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صَدْرِي، وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي، اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ

مِنْ وَسْوَاسِ الصُّدُورِ، وَشَتَاتِ الْأُمُورِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ، وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ، وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ، وَمِنْ شَرِّ بَوَائِقِ الدُّهُورِ"۔(الدعوات الکبیر:537)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے بادشاہت ہے، اُس کیلئے ساری تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! میری آنکھوں میں نور پیدا کردے، میرے کانوں میں نور پیدا کردے، میرے دل میں نور پیدا کردے۔ اے اللہ میرے سینے کو کھول دے، میرے (ہر) معاملے کو آسان کردے، اے اللہ! میں دلوں کے وسوسوں سے، کاموں کے بکھرے ہوئے ہونے سے، قبر کے فتنہ و آزمائش سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور ہر اُس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو رات میں آتی ہے اور دن میں آتی ہے اور ہر اُس چیز کے شر سے جس کو ہوا لے کر آتی ہے اور زمانوں کے سخت حوادثات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

❸ تیسری دُعاء: "سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

جو کوئی بندہ یا بندی عرفہ کی شب میں یہ دس کلمات ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو دُعا بھی مانگے بشرطیکہ وہ قطع رحمی اور گناہ کی دُعاء نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی دُعاء ضرور قبول فرمادیتے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں:

"سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِئُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي

فِي الْقُبُورِ قَضَاؤُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رَوْحُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ، سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ"۔(الدعوات الکبیر:538)

پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان میں ہے، پاک ہے وہ ذات جس کا تخت زمین میں ہے، پاک ہے وہ ذات جس کا سمندر میں راستہ ہے، پاک ہے وہ ذات جس کی سلطنت آگ میں (بھی) ہے، پاک ہے وہ ذات جس کی رحمت جنّت میں ہے، پاک ہے وہ ذات جس کا فیصلہ قبروں میں نافذ ہے، پاک ہے وہ ذات جس کا حکم ہوا پر ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے آسمان کو بلندی دی، پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کو پست کیا، پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں۔

4 چوتھی دُعاء:"اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِي، وَتَرَىٰ مَكَانِي "

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (عرفہ کی شام) حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دُعائیں مانگی تھیں اُن میں یہ دُعاء بھی تھی:

"اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِي، وَتَرَىٰ مَكَانِي، وَتَعْلَمُ سِرِّي وَ عَلَانِيَتِي، لَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ أَمْرِيْ، أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ، أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيلِ، وَأَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيرِ، مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَ ذَلَّ جَسَدُهُ وَرَغِمَ أَنْفُهُ لَكَ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ

شَقِيًّا، وَ كُنْ بِي دَوْمًا رَحِيْمًا،يَاخَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ"۔(طبرانی کبیر:11405)

ترجمہ:اے اللہ!تو میری بات سن رہاہے،میری جگہ کو دیکھ رہاہے،تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے کوئی معاملہ تجھ سے چھپا ہوا نہیں،میں سختی میں گھرا ہوا ایک محتاج، فریاد کرنے والا،پناہ چاہنے والا،لَرزاں و تَرساں،اپنے گناہوں کا اِقرار و اعتراف کرنے والا ہوں، میں تجھ سے ایسے سوال کرتا ہوں جیسے کوئی مسکین مانگتا ہے اور تیرے سامنے ایسے گڑگڑاتا ہوں جیسے کوئی ذلیل ورُسوا مجرم(اپنی معافی کیلئے)گڑگڑاتا ہے، اور تجھے ایسے پکارتا ہوں جیسے کوئی مصیبت میں پڑا ہوا خوفزدہ ہو کر پکارتا ہے،(میں اُس شخص کی طرح تجھے پکارتا ہوں)جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو، جس کی آنکھیں بہہ رہی ہوں، جس کا جسم تیرے سامنے ذلیل اور جس کی ناک خاک آلودہ ہو، اے اللہ! مجھے اپنی دُعاء(کی قبولیت)سے محروم اور نامراد نہ فرما اور مجھ پر ہمیشہ رحم کرنے والا بن جا،اے اُن سب سے بہتر جن سے مانگا جاتا ہے اور اے سب سے بہتر دینے والے!

5 پانچویں دُعاء:"اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدَىٰ، وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوَىٰ"

حضرت عبد اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے کہ اُنہوں نے عرفہ کے دن شام کو پہلے اونچی آواز سے یہ دُعاء مانگی:

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدَىٰ، وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوَىٰ، وَاغْفِرْ لَنَا فِي

الْآخِرَةِ وَالْأُولَى" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے بادشاہت ہے، اُسی کیلئے ساری تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ ہمیں ہدایت کے راستے پر گامزن فرما، اور ہمیں تقویٰ و پرہیز گاری کے ذریعہ خوبصورتی عطاء فرما اور دنیا و آخرت میں ہمیں معاف کر دے۔

اُس کے بعد اُنہوں نے پست آواز میں یہ دُعاء مانگی:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَعَطَائِكَ رِزْقًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا، اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ، وَقَضَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ بِالِاسْتِجَابَةِ، وَأَنْتَ لَا تُخْلِفُ وَعْدَكَ، وَلَا تَكْذِبُ عَهْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا أَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ إِلَيْنَا وَيَسِّرْهُ لَنَا، وَمَا كَرِهْتَ مِنْ شَيْءٍ فَكَرِّهْهُ إِلَيْنَا وَجَنِّبْنَاهُ، وَلَا تَنْزِعْ عَنَّا الْإِسْلَامَ بَعْدَ إِذْ أَعْطَيْتَنَا"

اے اللہ میں تیرے فضل اور عنایت کے ذریعہ تجھ سے حلال و پاکیزہ اور بابرکت رزق کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! بیشک تونے دُعاء مانگنے کا حکم دیا ہے اور دُعاء کی قبولیت کو اپنے ذمّہ لیا ہے اور تو وَعدہ خلافی نہیں کرتا اور اپنے عہد کو جھوٹا نہیں کرتا (پس میری دُعاء کو قبول فرما) اے اللہ! تجھے جو خیر و بھلائی کے اعمال پسند ہیں وہ میرے نزدیک بھی محبوب بنادے اور اُن کا کرنا میرے لئے آسان کر دے اور جو چیز بھی تجھے ناپسند ہے وہ ہمارے نزدیک بھی ناپسند بنادے اور ہمیں اُن سے بچالے اور ہمیں دینِ اِسلام عطاء کرنے کے بعد ہم سے یہ نعمت نہ چھیننا۔ (الدعاء للطبرانی:878)

تیسرا باب

ایّامِ تشریق کے فضائل و اعمال

☆..............☆..............☆

تشریق کا معنی اور ایّامِ تشریق کی وضاحت:

ایّامِ تشریق سے مراد یوم النحر (یعنی دس ذی الحجہ) کے بعد کے تین دن ہیں، یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی تاریخیں۔(ردّالمحتار:6/316)

تشریق کے معنی خوبصورت اور چمکدار ہونے کے بھی آتے ہیں اور گوشت کے ٹکڑوں کو دھوپ میں سکھانے کے بھی آتے ہیں۔اِن دنوں کو ایّامِ تشریق اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ ایک تو اِن دنوں میں نمازوں کے بعد تکبیرِ تشریق پڑھی جاتی ہے، نیز یہ اپنی برکات اور و ثواب پر مشتمل ہونے کے اعتبار سے بڑے خوبصورت اور منوّر و چمکدار دن ہوتے ہیں، اور اِسی طرح عربوں میں اِن دنوں میں قربانی وغیرہ کے گوشت کو دھوپ میں سکھایا جاتا تھا۔(مرقاۃ:4/1418)

ایام تشریق کے فضائل:

ایّامِ تشریق سال کے مبارک ایّام ہیں، اِن ایّام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عظمت اور فضیلت بخشی ہے، اِن دنوں کے فضائل مندرجہ ہیں:

1. ایّامِ تشریق مسلمانوں کیلئے عید کے ایّام ہیں۔(ترمذی:773)
2. ایّامِ تشریق کھانے پینے کے اور اللہ تعالیٰ کی ضیافت کے ایّام ہیں۔(مسلم:1141)
3. یہ اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے کے ایّام ہیں۔(البقرۃ:203)(مستدرک حاکم:1588)

عید کے ایّام ہونے سے متعلّق حدیث ماقبل گزر چکی ہے اور کھانے پینے کے ایّام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اِن دنوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے ضیافت اور مہمانی کیلئے مقرر کیا ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اِن دنوں میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ"ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔(مسلم:1141)

اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اُس کو یاد کرنے کے ایّام اِس لئے ہیں کہ خود اللہ تعالیٰ نے اِن دنوں میں اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ﴾اللہ تعالی کو گنتی کے چند دنوں یعنی تشریق کے تین دنوں میں خوب یاد کرو۔(البقرۃ مع جلالین:الآیۃ:203)

ایام تشریق کے اعمال :

ایّامِ تشریق چونکہ بابرکت اور عظیم ایّام ہیں لہٰذا ان ایّام کو بڑے اہتمام اور رجوع الی اللہ کے ساتھ گزارنا چاہیئے ، اور اِس کیلئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ سنت کے مطابق جو اعمال اِن ایّام میں مسنون اور منقول ہیں اُن کو سیکھا اور سمجھا جائے اور ان ایّام میں اُن پر خوب ذوق و شوق کے ساتھ عمل کیا جائے تاکہ اِن مبارک ایّام کی برکتوں کو زیادہ سے زیادہ لوٹا اور سمیٹا جاسکے۔ ذیل میں وہ اعمال ذکر کیے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

① پہلا عمل: کھانے پینے کا اہتمام:

حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل فرماتے ہیں: ”أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ“ یعنی ایام تشریق کھانے پینے کے ایام ہیں۔(مسلم:1141)

اِن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کی ضیافت (مہمانی) کا انتظام ہوتا ہے، اِسی لئے اِن ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔(مرقاۃ المفاتیح:4/1417)

حضرت یوسف بن مسعود بن حکم انصاری زرقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُن کی دادی نے اُن سے یہ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اُنہوں نے منیٰ میں ایک سوار کو دیکھا کہ جو بآوازِ بلند اعلان کر رہا تھا کہ:

”أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَنِسَاءٍ وَبِعَالٍ وَذِكْرِ اللهِ تَعَالَى“

اے لوگو! یہ کھانے پینے کے ایّام، شوہروں اور عورتوں (یعنی جماع) کے ایّام اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔ راویہ فرماتی ہیں کہ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔(سنن کبریٰ بیہقی:8463)

② دوسرا عمل: ذکر کی کثرت کرنا:

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ﴾ اللہ تعالیٰ کو گنتی کے چند دنوں یعنی تشریق کے تین دنوں میں خوب یاد کرو۔(البقرۃ مع جلالین: الآیۃ:203)

اِن ایام میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کثرت کا حکم ہے، چنانچہ اِسی لئے لوگ اِن دنوں میں ہر نماز کے بعد، جمرات کی رمی کے وقت، اور قربانی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تکبیر بیان کرتے ہیں۔(بیضاوی:1/132)

احادیث میں ایام تشریق کو" ذکر کے ایام" بھی کہا گیا ہے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:"**إِنَّهَا لَيْسَتْ أَيَّامُ صِيَامٍ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ**"ایام تشریق روزہ رکھنے کے ایام نہیں، یہ تو کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ایام ہیں۔(مستدرک حاکم:1588)

③ تیسرا عمل: نمازوں کے علاوہ بھی چلتے پھرتے تکبیر کی کثرت کرنا:

بخاری شریف میں تعلیقاً نقل کیا گیا ہے:

"**وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الأَيَّامَ، وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلَى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ، وَمَمْشَاهُ تِلْكَ الأَيَّامَ جَمِيعًا**"

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اِن ایام تشریق میں منیٰ کے اندر، نمازوں کے بعد، اپنے بستر پر، اپنے خیمہ میں، عام مجلس میں اور راستہ چلتے ہوئے (غرض ہر حالت میں) تکبیر کہا کرتے تھے۔(بخاری: باب التکبیر ایام منیٰ)

مذکورہ اثر و روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تکبیر تشریق صرف نمازوں کے ساتھ خاص نہیں، جیسا کہ عموماً سمجھا جاتا ہے، بلکہ تمام احوال پر مشتمل ہے، لہٰذا اِن ایّام میں چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، ہر حال میں تکبیر کا اہتمام کرنا چاہیئے۔(فتح الباری:2/462)

④ چوتھا عمل: ہر فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق پڑھنا:

حضرت علی اور عمار رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً منقول ہے:

"**وَكَانَ يُكَبِّرُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، وَيَقْطَعُهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ**"

نبی کریم ﷺ عرفہ کے دن فجر کی نماز سے تکبیر کہنا شروع فرماتے تھے اور ایام تشریق (یعنی تیرہ ذی الحجہ) کے آخری دن عصر کی نماز تک تکبیر کہہ کر بند کر دیا کرتے تھے۔(مستدرک حاکم:1111)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے:

"كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ" حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عرفہ کے دن فجر کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن (تیرہ ذی الحجہ کی) عصر تک تکبیر کہا کرتے تھے۔(مستدرک حاکم:1114)

تکبیر تشریق کے مسائل:

(1)— تکبیر تشریق واجب ہے۔(شامی:2/177)

(2)— طریقہ یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے جائیں گے:

"اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اور اُسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں۔(الدر المختار:2/178)

(3)— تکبیرِ تشریق ایک ہی مرتبہ کہنا چاہیئے، اس سے زیادہ کہنا درست نہیں، فقہاء کرام نے خلافِ سنّت ذکر کیا ہے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:5/156)(مجمع الانہر:1/176)

(4)— تکبیرِ تشریق سنت، نفل، وتر نمازِ جنازہ کے بعد پڑھنا واجب نہیں۔ عید الاضحیٰ کی نماز اگرچہ واجب ہے لیکن چونکہ جماعت سے پڑھی جاتی ہے اور امت کا اِس پر تعامل بھی ہے اِس لئے اُس کے بعد بھی تکبیر پڑھی جائے گی۔(شامیہ:2/179،180)

(5)—عرفہ کے دن 9 ذی الحجہ کی فجر سے لے کر 13 ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک ہر فرض نماز کے بعد یہ تکبیر تشریق پڑھی جائے گی۔(شامیہ:2/180)

(6)—تکبیر تشریق فرض نماز کے فوراً بعد پڑھی جائے گی۔(شامیہ:2/180)

(7)—اگر نماز کے بعد بات چیت یا ایسا کوئی کام کر لیا جس کے ساتھ نماز باقی نہ رہ سکتی ہو تو تکبیر کا وقت ختم ہو جاتا ہے، پھر استغفار کرنا چاہیئے۔(البحر الرائق:2/178)

(8)—امام اگر پڑھنا بھول بھی جائے تب بھی مقتدی پڑھیں گے۔(شامیہ:2/180)

(9)—تکبیر تشریق کی قضاء نہیں ہے، لہٰذا اگر کسی سے نماز کے بعد یہ تکبیر رہ جائے تو اُسے توبہ و استغفار کرنا چاہیئے۔(فتاوی دار العلوم دیوبند:5/152)

(10)—مفتیٰ بہٖ قول کے مطابق تکبیرِ تشریق کہنے کے اِس حکم میں مقیم و مسافر، مرد و عورت، شہری و دیہاتی سب برابر ہیں، یعنی سب ہی کیلئے اس کے پڑھنے کا حکم ہے۔ البتہ عورت کے لئے شریعت کی تعلیم یہ ہے کہ وہ نمازوں کے بعد تکبیر تشریق آہستہ آواز میں پڑھے۔(شامیہ:2/179)(مجمع الانہر:1/176)

(11)—اِمام کے ساتھ جماعت کی نماز میں خواہ شروع سے شریک ہوئے ہوں یا بعد میں مسبوق کی حیثیت سے شامل ہوئے ہوں، دونوں ہی صورتوں میں سلام پھیرنے کے بعد یہ تکبیر کہنا لازم ہے۔(شامیہ:2/180)

(12)—نماز خواہ جماعت سے پڑھی جارہی ہو یا انفرادی طور پر، دونوں صورتوں میں تکبیر تشریق پڑھی جائے گی۔(شامی:2/180)

قضاء نمازوں میں تکبیرِ تشریق کی تفصیل:

قضاء نمازوں میں تکبیر تشریق پڑھی جائے گی یا نہیں، اِس کی تفصیل یہ ہے:

(1)— غیر ایام تشریق کی فوت شدہ نماز ایام تشریق میں قضاء کی جائے تو تکبیر نہیں پڑھیں گے۔

(2)— ایام تشریق کی فوت شدہ نماز غیر ایام تشریق میں قضاء کی جائے تو تکبیر نہیں پڑھیں گے۔

(3)— ایام تشریق کی فوت شدہ نماز اگلے سال کے ایام تشریق میں قضاء کی جائے تو تکبیر نہیں پڑھیں گے۔

(4)— ایام تشریق کی فوت شدہ نماز اُسی سال کے ایام تشریق میں قضاء کی جائے تو تکبیر پڑھیں گے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قضاء نماز میں تکبیر تشریق پڑھنے کی ایک ہی صورت ہے، اور وہ یہ ہے کہ ایّامِ تشریق کی کوئی نماز فوت ہو جائے اور اُسی سال ایّامِ تشریق کے ختم ہونے سے پہلے پہلے اُس کی قضاء کی جائے۔(البحر الرائق:2/179)

ایّامِ تشریق میں روزہ رکھنے کی مُمانعت :

ایّامِ تشریق سال کے اُن پانچ ایّام میں سے ہیں جن میں روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے لہٰذا اِن ایّام میں روزہ رکھنا یا روزہ کی نذر ماننا درست نہیں، اگر کسی نے نذر مان لی تو اُس کیلئے نذر کو پورا کرنا جائز نہیں، لیکن نذر کی وجہ سے روزے لازم ہو جائیں گے اور بعد میں کسی اور دن اُن روزوں کو رکھنا ضروری ہو گا۔(البحر الرائق:2/318)

ایّامِ تشریق میں عُمرہ کرنے کی ممانعت:

ایّامِ تشریق میں عُمرہ کرنا مکروہ ہے، چنانچہ 9 تا 13 ذی الحجہ یعنی یومِ عرفہ، یوم النحر اور تشریق کے تین دن، یہ سال کے وہ پانچ ایّام ہیں جن میں عمرہ کرنا مکروہ ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

"وَقْتُ الْعُمْرَةِ السَّنَةُ كُلُّهَا، إِلاَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ"

عُمرہ کرنے کیلئے پورا سال وقت ہے،(کسی بھی دن کیا جاسکتا ہے) سوائے عرفہ، یوم النحر اور ایّامِ تشریق کے (کیونکہ ان ایّام میں عُمرہ درست نہیں)۔(بدائع الصنائع:2/227)

اگر کسی نے عمرہ کا احرام باندھ لیا تو اُس پر ضروری ہے کہ احرام اتارے اور عمرہ کو ترک کردے لیکن اُس پر احرام اتارنے کی وجہ سے دم لازم آئے گا اور بعد میں دوسرا عُمرہ کرنا ضروری ہوگا، اور اگر وہ احرام ہی کی حالت میں عمرہ کر آئے تو جو لازم ہوا تھا وہ اداء ہو جائے گا۔(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:7/322)

☆.......☆.......☆